General Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

36

حصہ دوم

جواب سوال نمبر 2

تعارف:

اسلام کے پانچ عقائد اہل سے عقیدہ آخرت
ان پانچ عقائد میں سے ایک ہے [illegible]
کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے [illegible] عقیدہ آخرت کا انسانی
زندگی پر نہایت ہی گہرا اثر ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت سے
انسان میں احساس ذمہ داری کو فروغ ملتا ہے۔ انسان
میں عبادت [illegible] شوق پیدا ہوتا ہے [illegible]
کی پاسداری کرتا ہے۔ عقیدہ آخرت سے انسان گناہوں سے
فاصلہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور [illegible]
انسان کو اس بات کا شعور ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی
اس دنیا میں کرے گا اس کا اجر اچھا یا برا اس کو آخرت
[illegible]
حکم پر من و عن عمل کرتا ہے۔ اس کا اثر ایک اسلامی معاشرے
پر بھی ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے معاشرے
میں مساوات [illegible] اور
بھائی چارہ کو فروغ ملتا ہے۔ عقیدہ آخرت پر
یقین رکھنے سے معاشرے میں جبر [illegible] کا خاتمہ ہوتا
جاتا ہے۔ [illegible] عقیدہ آخرت [illegible]
ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

Date: __/__/20__

عقیدہ آخرت کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم

عقیدہ کے لغوی معنی

عقیدہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا ماخذ لفظ عقد سے ہوا ہے۔ عقد کے لغوی معنی گرہ لگانا کے ہیں۔

عقیدہ آخرت کے معنی و مفہوم

عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ یہ دنیا ایک دن ختم ہو جائے گی۔ انسان جو بھی اچھا یا برے اعمال کرے گا۔ قیامت کے دن اس کا اجر ملے گا جو شخص زیادہ نیک اعمال کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو انعام کے طور پر جنت عطا کریں گے اور جو شخص زیادہ برے اعمال کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیں گے جو کہ ایک بری جگہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

سالھم خزنتھا الم یاتکم نذیر قالو بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ ۔۔۔

اور جب ڈالی جائے گی فوج اس میں تو پوچھے گا ان سے ان کا رب کہ تمہارے پاس دین کی دعوت کوئی نہیں لیکر آیا تھا تو وہ کہیں گے کہ ہاں آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا۔

(القرآن، سورۃ ملک)

MON TUE WED THU FRI SAT

Date: / /20

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو آج اس دنیا میں اسلام کا انکار کر رہے ہیں یا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم ماننے سے انکار کر رہے ہیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو سزا کے طور پر جہنم میں ڈالیں گے اور ان سے سوال کریں گے کہ تمہارا پاس کوئی پیغمبر اللہ کا پیغام لے کر نہیں آیا تو وہ افسوس سے کہیں گے کہ ہاں آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات۔

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسانی زندگی پر درج ذیل اثرات ہوتے ہیں۔

1۔ احساس ذمہ داری:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ وہ کام جن کی اس دنیا میں تو کوئی سزا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کی وجہ سے اس میں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اگر اس نے اپنا فرض اچھی طرح سے سرانجام نہ دیا تو قیامت کے دن اس سے پوچھ ہوگی۔

تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور اس سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

(صحیح بخاری)

Date: ___/___/20___

(ii) صبر و تحمل کا درس:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کے اندر صبر و تحمل پیدا ہوتا ہے کیونکہ انسان کو یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

ان اللہ مع الصبرین۔

بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(القرآن)

(iii) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے والا انسان امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر دل سے عمل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے باقی لوگ بھی اچھے کاموں کی طرف راغب ہو جاتے اور برے کاموں سے بچ جاتے ہیں

ارشاد ربانی۔

کنتم خیر امتی اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔

تم وہ بہترین امت پیدا کی گئی ہو جو لوگوں کو اچھی کا درس دیتی ہے اور انہیں برے کاموں سے روکتی ہے۔

(القرآن)

(iv) عفو و درگزر کے جذبے کو فروغ۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا

MON TUE WED THU FRI SAT

Date: __/__/20__

دوسرے لوگوں کے کو معاف کر دیتا ہے اور
ان کو درگزر فرما دیتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص جانتا ہے
کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بہترین
اجر دیں گے۔ جہاں وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۷) شوق عبادت کو فروغ:

عقیدہ آخرت پر یقین
رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ عبادت کرنا اس
پر اللہ کا حق ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کے
خالق و مالک ہیں۔ قیامت کے دن اگر اس شخص
کی عبادت معقول نہیں ہوئی اور اس کی گناہ زیادہ ہوئے
تو اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائے گا۔ اس لیے اس کے اندر نیکی
کے جذبے کو فروغ ملتا ہے اور وہ عبادت کو شوق سے
کرتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"بے شک نماز جنت کی کنجی ہے"
(الحدیث)

۸) حقوق العباد کی ادائیگی۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا
شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے کہ اگر
اس نے کسی شخص کا اس دنیا میں حق کھائے

Date: __/__/20__

MON TUE WED THU FRI SAT

گا تو قیامت کے دن اس کی پکڑ ہوگی۔ اس لیے
وہ شخص حقوق العباد کی ادائیگی کو لازم پورا کرتا۔

vii) قانون کی پاسداری:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے
والا شخص جانتا ہے کہ قانون کی پاسداری بہت اہمیت
کی حامل ہے کیونکہ اگر اس دنیا میں وہ سزا سے
بچ بھی گیا تو قیامت کے دن نہیں بچ پائے گا۔

واقعہ:

ایک مرتبہ ایک قریش کی عورت نے چوری
کی۔ جب اس کو سزا کیلئے حضور اکرم ﷺ کے پاس لایا
گیا۔ تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے اس کی معافی کی
درخواست کی۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی
تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔"

اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ قانون کی پاسداری
اسلام میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

viii) اخلاقی بے راہ روی سے اجتناب۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا
شخص برائی اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب
کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اخلاقی بے راہ روی کی

MON TUE WED THU FRI SAT

Date: ___/___/20___

اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس لیے وہ چھوٹی سے
چھوٹی برائی سے بھی اجتناب کرتا ہے۔

مفہوم:

اس لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں
فرماتے ہیں کہ اگر چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا برائی ہوگی
تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

عقیدہ آخرت کے معاشرتی زندگی پر اثرات۔

عقیدہ آخرت سے معاشرتی زندگی پر درج ذیل
اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

i) مساوی معاشرے کا قیام:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے ایک
مساوی معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔ عقیدہ آخرت
پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ وہی شخص خدا
کی نزدیک بلند مرتبہ والا ہے جس کا مقام تقویٰ میں بلند ہے
اس لیے ~~وہ~~ ایک مساوی اور مثالی معاشرے
کا قیام وجود آتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ:-

الخلق عیال اللہ

ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے

(الحدیث)

Date: ___/___/20___

MON TUE WED THU FRI SAT

(i) جرائم کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ اگر وہ اس دنیا میں غلط کام کرے گا تو قیامت کے دن اس کو اس کا اجر ملے گا۔ اس وجہ سے معاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہو جاتا ہے

(ii) پر امن معاشرے کا قیام:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا معاشرہ امن کا گہوارہ ہوتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے محبت و پیار سے رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ارشاد ربانی ہے کہ۔

ان اللہ لا یحب الفساد

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(القرآن)

حاصل بحث

درج بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ عقیدہ آخرت نہ صرف انسانی زندگی پر انفرادی طور پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ اس کا ایک پورے معاشرے پر اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

Date: __/__/20__

جواب سوال نمبر 7

تعارف :

اسلام میں خواتین کو نہایت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی مقام حاصل نہ تھا۔ زمانہ جہالت میں عورتوں پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے تھے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بہن بیٹی اور بیوی کے طور پر کردار ادا کرنے دیے۔ اور ان کو معاشرہ کا ایک اہم جز بنا دیا۔ عورت کے بغیر معاشرہ کا قیام ممکن نہیں۔ اس لیے اسلام نے عورت کو ہر قسم کے حقوق عطا کئے ہیں عورت کو زندگی کا حق، جائیداد کا حق، تعلیم کا حق عطا کئے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں پر ظلم نہ کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنا کا حکم دیا گیا ہے اسلام نے نہ صرف عورتوں سماجی بلکہ معاشی اور سیاسی حقوق بھی عطا کئے ہیں۔ اسلام میں عورت کو وراثت کا حق حاصل، عورت کو پارلیمنٹ کی نمائندہ کے طور پر بھی حق حاصل اس کے ساتھ ساتھ عورت کو ملازمت کا حق بھی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ عورت باپردہ ہو کر شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ان سب حقوق کو حاصل کر سکتی ہے۔ اس سے معاشرہ نہ صرف خوشحال ہوگا بلکہ امن کا گہوارہ ثابت ہوگا۔

CamScanner

Date: ___/___/20___

اسلام میں عورت کا کردار۔

اسلامی معاشرے میں عورت کو درج ذیل کردار سے نوازا گیا ہے۔

i) ایک عورت بطور ماں۔

اسلام نے عورت کو ایک ماں کا درجہ بھی دیا ہے۔ اسلام میں ماں کا درجہ باپ سے افضل ہے۔ ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے انہیں اس قابل بناتی ہے کہ وہ معاشرے کا حصہ بن سکیں اور اس میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔

ارشاد رسول ﷺ:

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

(الحدیث)

ii) عورت بطور بیٹی:

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عورت کے ساتھ ظالمانہ رویہ روا رکھا جاتا۔ لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کیا جاتا ہے۔ اسلام نے بیٹی کو نہ صرف زندگی اور پرورش کا حق دیا بلکہ اس کو وراثت میں بھی حق دار بنایا۔ ~~[illegible]~~ بیٹی کی پرورش کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

ارشاد

"جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا اور ان

Date:___/___/20___

MON TUE WED THU FRI SAT

کی شادی کرے گا قیامت کے دن وہ میری ساتھ
ان دو انگلیوں کی طرح ہو گا"

(الحدیث)

(۱) ایک عورت بطور بہن

اسلام نے ایک خاندان میں
بہن کو عزت بخشی ہے۔ اسلام میں بہن کو بھی بہت
اہم مقام حاصل ہے۔ وراثت میں بھی بہن
کو حصہ دار مقرر کیا گیا ہے۔ وراثت میں لڑکے کے
دو حصے جبکہ لڑکی کو ایک حصے دینے کا حکم دیا گیا
ہے۔ اس کے ساتھ اس سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے

(۲) ایک عورت بطور بیوی

اسلام میں بیوی کو اہم مقام حاصل
ہے۔ کیونکہ بیوی ہی گھر کی سربراہ ہوتی ہے۔ بیوی
کا یہ حق ہے کہ شوہر اس کو نان و نفقہ دے۔
اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنی بیوی پر ظلم
نہ کرے۔

ارشاد نبوی ﷺ

" تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں
سے بہتر ہے"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ بیوی
کے ساتھ حسن سلوک کیا جانا چاہیے اس کی چھوٹی غلطیوں
کو درگزر کر دینا چاہیے۔

Date: ___/___/20___ MON TUE WED THS FRI SAT

اسلامی معاشرے میں عورت کے حقوق اور اس کا مقام

اسلامی معاشرے میں عورت کو درج ذیل حقوق دیے جاتے ہیں۔

(i) زندگی کا حق:

اسلام عورت کو زندگی کا حق دیتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دی جاتی تھی۔ اسلام نے عورت کو زندگی کا حق بخشا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اور ان کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

(القرآن)

(ii) تعلیم کا حق:

چند لوگ اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ عورت کو تعلیم کا حق حاصل نہیں۔ اسلام نے عورت کو تعلیم کا حق عطا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ خود عورتوں کو تعلیم دیتے تھے۔ لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ عورت تعلیم کو اسلامی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اختیار کرے۔ اسلام میں عورتوں کی تعلیم کا حکم واضح طور پر موجود ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے

"حصول تعلیم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

(الحدیث)

Date: / /20

MON TUE WED THU FRI SAT

(ااا) وراثت کا حق:

اسلام میں عورتوں کو وراثت میں بھی حق ہے۔ بہن کا ایک حصہ اور بھائی کے دو حصے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں بیوی کو بھی وراثت میں حق عطا کیا۔ ماں کو بھی وراثت کا حق دار بنایا گیا ہے اور بہن کو بھی وراثت کا حق دار بنایا گیا۔ اس سے قبل عورتوں کو وراثت کا حق حاصل نہیں تھا۔ اسلام نے ان کو حق دیا تاکہ عورتیں معاشی طور پر خود مختار ہو سکیں۔

(iv) حسن سلوک کا حق:

اسلام میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔

واقعہ: حضور اکرم ﷺ سے کسی شخص نے پوچھا کہ ماں اور باپ میں سے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ تو تین دفعہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ماں اور چوتھی مرتبہ فرمایا باپ۔ اسی طرح بیوی، بہن، بیٹی کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا۔

(v) عزت و احترام کا حق:

اسلام میں عورتوں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ **ارشاد ربانی ہے**۔

"اور ان کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں"

(القرآن)

(viii) ووٹ کا حق:

اسلام میں خواتین کو ووٹ کا حق بھی حاصل ہے۔ عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے حکمران کا انتخاب کر سکے۔

واقعہ: جب حضرت عثمانؓ کے خلیفہ کے انتخاب کا وقت آیا تو عورتوں کو بھی اس بات کا اختیار دیا گیا کہ وہ ووٹ ڈالیں اور خلیفہ کا چناؤ کریں۔

(viiii) فلاح و بہبود کے کام کرنے کا حق:

جو لوگ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کو صرف گھروں کی چار دیواری تک ہی رہنے دیا جائے لیکن اسلام نے عورتوں کو یہ حق دیا ہے کہ وہ فلاح و بہبود کے کام معاشرے میں کر سکتی ہیں۔

اسلامی جنگوں میں خواتین سپاہیوں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔

(ix) پارلیمنٹ میں نمائندگی کا حق:

عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں نمائندگی کر سکتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں خواتین کو پارلیمنٹ میں نمائندگی دی گئی۔ صرف عورت ریاست کی حکمران نہیں ہو سکتی ہے۔

Date ___/___/20___

x) حصول ملازمت کا حق:

اسلام میں عورت کو ملازمت کا حق بھی حاصل ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کام اور جگہ اسلامی قوانین کے مطابق ہونی چاہیے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو سفارتی مشن پر روانہ کیا تھا۔

xi) شادی کا حق:

اسلام میں عورت کو شادی کا حق حاصل ہے۔ عورت اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اور آپ ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہو گئی۔

حاصل بحث:

مندرجہ بالا بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو حقوق آج سے چودہ سو سال پہلے ہی دے دیے تھے جس کی تحریک مغرب میں آج چل رہی ہے۔ ابھی ہے مغرب نے عورت کو مغربی معاشرے میں عزت و احترام اور حسن سلوک کا حق حاصل ہے بلکہ عورت کو معاشی اور سیاسی حقوق بھی حاصل ہیں۔

جواب سوال نمبر 5

تعارف:

امت مسلمہ اکیسویں صدی میں بے پناہ مسائل سے دوچار ہے۔ ان میں ایک سب سے بڑا مسئلہ انتہا پسندی کا ہے۔ اگرچہ اسلاموفوبیا آج کا ایک مسئلہ ہے لیکن مسلمانوں کو اس وقت سب سے بڑا مسئلہ انتہا پسندی کا درپیش ہے اس کی کئی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے یہ مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ غربت، بے روزگاری اور تعلیم کی کمی ہے۔ دشمن ممالک اسلام کا نام لیکر اسلامی ممالک میں مسلمانوں پر حملے کر رہے ہیں۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل کا مسلمان مغربی دنیا کا دلدادہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بے حیائی اور بے راہ روی جنم لے رہی ہے اور جرائم میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان حکمران آپس میں متحد نہیں ہیں۔ اور بنیادی حقوق عوام کو حاصل نہیں ہیں جس کی وجہ سے مختلف غیر مسلم ان کے جذبات کو بھڑکاتے اور ان کے اندر بدلے کی آگ کا جلا بخشتے ہیں جس کی وجہ سے ~~ان کے~~ انتہا پسندی معاشرے میں جنم لیتی ہے۔ لہذا اگر مسلم ممالک

Date:___/___/20___

MON TUE WED THU FRI SAT

آسکے ذہن میں مثبت سوچ جائے۔ تعلیم اور روزگار مل جائے اور اسلام کو صحیح طور پر اجاگر کیا جائے تو ان کے شعور کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

انتہا پسندی کے معنی ومفہوم:

انتہا پسندی کا مطلب ہے کسی بنیادی نظریات میں انتہا پسندی اختیار کر لینا۔ غیر ضروری طور پر ان نظریات میں شدت اختیار کر لینا۔ انتہا پسند اسے کہا جاتا ہے جو شخص صرف اور صرف اپنے مقاصد کے حصول کے لیے دوسرے لوگوں کی پرواہ نہ کرے اور ان کو دکھ اور تکلیف پہنچائے۔

اسلام میں انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام میں انتہا پسندی کو سخت ناپسند فرمایا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

ان اللہ لا یحب الفساد

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(القرآن)

عصر حاضر میں انتہا پسندی کی وجوہات

درج ذیل وجوہات کی وجہ سے انتہا پسندی جنم لے رہی ہے۔

۱) تعلیم کی کمی:

انتہا پسندی کی ایک سب سے بڑی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ اسلامی ممالک میں تعلیم

Date: __/__/20__

MON TUE WED THU FRI SAT

کا انتہائی برا حال ہے۔ کوئی بھی بڑی یونیورسٹی
پاکستان یا دیگر اسلامی ممالک میں نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ایک
اور وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو تعلیم تک رسائی حاصل ہو
صرف مغربی علوم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اسلامی کی
تعلیم کو ترک کر رہے ہیں۔ خواتین کو تعلیم کیلئے بھی اجازت
نہیں ہوتی۔ عصر حاضر میں افغانستان طالبان نے خواتین
کی تعلیم پر پابندی لگا رکھی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"تعلیم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

(الحدیث)

(ii) فرقہ واریت:

اسلام میں انتہا پسندی کی دوسری وجہ فرقہ واریت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو
اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

(القرآن)

آج کا ہر مسلمان فرقہ واریت میں بٹا ہوا ہے
جس سے ایک اتحاد قائم نہیں ہو پا رہا ہے۔

(iii) غربت:

انتہا پسندی کی ایک اور بڑی وجہ
غربت ہے۔ پاکستان میں غربت کی شرح 40%

Date: __/__/20__

MON TUE WED THU FRI SAT

فسادات کو فروغ دیتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے میں لوگ غربت کا شکار ہیں۔

ارشادِ رسول ﷺ ہے۔

بے شک مفلسی انسان کو کفر کی طرح لے جاتی ہے۔

(الحدیث)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ غربت بھی انتہا پسندی کی ایک سب سے بڑی وجہ ہے۔

(۷ اخلاقی بے راہ روی

انتہا پسندی کی ایک اور بڑی وجہ بے حیائی اور اخلاقی بے راہ روی ہے اخلاقی بے راہ روی سے لوگ اور مسلمان اپنے دین سے دور ہو جاتے ہیں اور ان میں ایمان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جس وجہ سے لوگوں میں اسلامی تعلیمات کا فقدان ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے لوگ انتہا پسندانہ رویے کو اختیار کر لیتے ہیں۔

(۸ بنیادی حقوق کا نہ ملنا۔

انتہا پسندی کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں ان کے شہریوں کو بنیادی حقوق حاصل نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ لوگ اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کی کوشش کرتے

Date: __/__/20__

MON TUE WED THU FRI SAT

ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ انتہا پسندانہ نظریات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(11) دین سے دوری

انتہا پسندانہ اقدامات کی ایک اور وجہ دین سے دوری ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں جبر اور ظلم کا کوئی مقام نہیں ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو بدلہ لینے (قتل کا) یا فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس شخص نے کسی ایک شخص کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی

(القرآن)

(12) دشمن ممالک کی اندرونی سازش۔

انتہا پسندی کی ایک اور وجہ دشمن ممالک کی سازش ہے۔ دشمن غیر اسلامی ممالک اپنے مقاصد کے حصول کیلیے اور اسلام کو توڑ موڑ کر پیش کرنے کے لیے اسلامی ممالک میں خود ہی انتہا پسندانہ اقدامات کرتے ہیں اور مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا انتہا پسندانہ رویہ کو فروغ ملتا ہے۔

Date: ___/___/20__

(۱۱) جرائم میں اضافہ :

انتہا پسندانہ رویے کی اور
وجہ جرائم میں اضافہ ہے۔ جرائم پیشہ لوگ
اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اور اسلام اور مسلمان کا
لبادہ اوڑھ کر غیر قانونی جرائم کرتے ہیں جس سے
اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ
وہ لوگ جو غیر قانونی جرائم کا شکار ہوتے ہیں وہ لوگ
بھی بدلے کے لیے غیر قانونی کاروائیوں میں ملوث
ہو جاتے ہیں جس سے انتہا پسندانہ رویے میں اضافہ
ہوتا ہے۔

انتہا پسندانہ رویے کو کیسے کم کیا جائے۔

انتہا پسندانہ رویے کو درج ذیل طریقے سے کم کیا
جا سکتا ہے۔

(۱) تعلیم کو فروغ :

تمام اسلامی ممالک آپس میں اتحاد
کے ساتھ تعلیم کو فروغ دیں۔ وہ لوگ جو تعلیم حاصل
نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کو مفت تعلیم دی جائے۔

(۲) روزگار کی فراہمی :

انتہا پسندانہ رویے کو روزگار
کی فراہمی سے بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ روزگار کی
فراہمی کی وجہ سے لوگ اپنی ضروریات اچھی طرح

سے لوگوں کی پہچان بن جس سے وہ ان سرگرمیوں کا حصہ نہیں بنتے

(iii) فرقہ واریت کا خاتمہ:

انتہا پسندانہ رویے کو فرقہ واریت کے خاتمے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ فرقوں میں نہ بٹو اور قرآن سے ہدایت حاصل کرو۔

حاصل بحث

انتہا پسندی عصر حاضر میں سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ لیکن غربت، تعلیم کی کمی اور فرقہ واریت سب سے بڑی وجوہات ہیں۔ اگر ان وجوہات کو اچھے طریقے سے حل کیا جائے تو انتہا پسندی کے رویوں کو ختم کیا جا سکتا ہے جس سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

Date: ___/___/20___

جواب سوال نمبر 8 (ا)

تعارف:

اسلام کا معاشی نظام سب سے کامیاب نظام ہے۔ عصرِ حاضر میں اسلامی نظام صحیح طور پر نافذ نہیں ہوا ہے۔ وہ ممالک جو اسلامی نظام پر قائم ہیں وہاں پر بھی مغربی معاشی نظام کی ملاوٹ موجود ہے جس کی وجہ سے اسلام کی اصل ثمرات نمایاں نہیں ہیں۔ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کا سسٹم موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات کا بھی نظام موجود ہے۔ اسلام کے معاشی نظام میں افراد کو ان کی جائیداد کا حق حاصل ہے۔

اسلام کے معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات:

(i) ذاتی جائیداد رکھنے کا حق:

اسلام کے معاشی نظام میں ذاتی جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اسلام میں دولت کو حلال اور جائز طریقے سے اکٹھے کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(ii) ٹیکس کا نظام:

اسلام کے معاشی نظام میں ٹیکس کا نظام بھی موجود ہے۔

(iii) زکوٰۃ کا نظام:

اسلام کے معاشی نظام میں

Date:___/___/20___

صاحبِ نصاب مسلمان پر زکوۃ فرض ہے جس میں
سے اڑھائی فیصد زکوۃ وصول کی جاتی ہے۔

۶) سود کا خاتمہ:

اسلام کے معاشی نظام میں سود کو
کوئی مقام حاصل نہیں۔

ارشادِ نبوی ہے۔

سود لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں
(الحدیث)

اس بات سے واضح ہے کہ سود کو اسلام میں حرام قرار دے
دیا گیا۔

۷) بیت المال کا نظام:

اسلام کے معاشی نظام میں بیت المال
کے قیام کو واضح مقام حاصل ہے حضرت عمرؓ کے دور
میں وہ لوگ جو نادار اور محتاج ہوتے ان کیلئے
بیت المال کا قیام کیا گیا۔ جس میں سے ان کو ماہانہ
وظیفہ ملتا تھا تاکہ وہ اپنی زندگی گزر بسر کر سکیں۔